

ملکر کام کرنے کا ادعا

جناب میاں محمد صاحب کی طرح اجماع حافظ محمد حسن صاحب جمیر ایڈووکیٹ گجرات نے بھی دونوں جماعتوں کے اتحاد کی اپیل فرمائی ہے۔ چنانچہ اتحاد کی پوری توجوہات سمجھ کر آپ رقمطراز ہیں۔

مغز اکثر امور و تقاضا پر ہمارا اتحاد ہے۔ تو کیا اس قدر اتحاد لکھنے کے باوجود ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دست در گریبان ہوں۔ اور ذرا آیت پر بحث کر کے مابین کے لئے سامان تفحیح پیدا کریں۔ (پیغام صلح ۸ مئی ۱۹۵۴ء)

اس کے بعد جب کہ شروع میں بھی آپ نے اپنی اس دلیل کی علاوہ دہی دجیال اڑانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ شروع میں تو آپ نے سمجھا ہے کہ الفضل کا میاں صحافت چند ماہ سے بہت پست ہو گیا ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ خادم صاحب کا مضمون چھاپنے والے پرچے تو گٹر پریس بن گئے ہیں۔ اس کے جواب میں تو ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ملکر ہی پیغام صلح کی پست قلمی کے پیش نظر مشاہد الفضل کو بھی بات سمجھانے کے لئے کبھی جھٹکا پڑا ہو اور خادم صاحب نے مضمون میں جو جمیر صاحب کی ذہنیت کو واضح کرتے ہیں اس لئے مان ہے کہ آپ کو الفضل کے آئینہ میں اپنی تحریر کا عکس نظر آیا ہو۔ ورنہ الفضل خدا کے فضل سے ہمیشہ سے اپنا معیار بے لوث رہتا چلا آ رہا ہے۔ اور باوجود اجراءوں۔ موردوں اور پیغامیوں کی اشتغال میں اس کے لئے اتفاق کا دامن کبھی ہفتے سے نہیں چھوڑا۔

ہم نے پہلے بھی کہے۔ اور اب بھی چیلنج کرتے ہیں کہ تقسیم کے بعد سے لے کر آج تک کے پیغام صلح اور الفضل کے نائل ہونا حساب لگا لیا جائے۔ کہ پیغام صلح نے کتنی گت خیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعزیز کی شان میں کی ہیں۔ اور الفضل نے پیغامی بزرگوں کا کس انداز میں ذکر کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ بھی لکھا ہے سچ اور بین حوالوں کی بنا پر لکھا ہے۔ اور حوالوں کو تو مردود کر پیش نہیں کیا۔ لیکن اس کے خلاف پیغامی دوستوں نے محض بد بظنی اور محمور دشمنی کا اظہار کیا ہے۔ افتراؤں اور دشمنان حق کی باتوں کی تیز باز تراشیوں کی حد تک چلے گئے ہیں جمیر

باقی رہی اتحاد کی اپیل تو جب کہ ہم نے کہا ہے جمیر صاحب نے اس مضمون میں اپنی اپیل کی دجیال خود نفسانے آسمانی میں اڑائی ہیں۔ چنانچہ اتحاد کی اپیل کی وجوہات لکھنے کے لئے آپ لکھتے ہیں۔

"فسادات پنجاب کے وقت ہم نے پوری کوشش کی کہ قادیانی اجاب کی مدد کی جائے۔ اور جو کچھ ہم سے ہو سکا۔ وہ ہم نے قلمی رنگ میں ان کی مدافعت میں کیا۔ ہم نے اس وقت بھی تحریفی تبدل کے خلاف ذہنیت احتجاج کیا تھا کہ غیر احمدی علماء مشق کو سادھی سے مسلمانوں میں انتراق و انشفاق پیدا کر رہے ہیں۔ ہماری تحریروں میں بات پر شاہد ہیں کہ مصیبت کے وقت ہم تحریک احمدیہ کی پوری طرح وفادار رہے۔ اور سچ موعود کے نام لیواؤں کی ہم سے پوری پوری مدد و مدافعت کی"

پیغام صلح ۸ مئی ۱۹۵۴ء

میں اس قسم کی تردید کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر جمیر صاحب کے دل میں اپنی اتحاد کی اپیل کا ذرا بھی اثر ہوتا۔ تو آپ کم از کم ان باتوں کا بھی ذکر کرتے جو حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ نے پیغامیوں کی حفاظت کے متعلق لکھی ہیں۔ اور پھر احمدیوں کو اجراءوں کی طرح "قادیانی قادیانی" نہ

لکھتے

دن باتوں کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے ہم پھر بھی جمیر صاحب کے اس خیال کو اچھا

سمجھتے ہیں۔ کہ باہم تنازعات کو ختم کرنا چاہیے۔ البتہ اتنا عرض کریں گے کہ جمیر صاحب اس امر میں سنجیدہ ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ سنجیدہ ہوتے تو اول تو وہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف ازام تراشی سے باز رہتے۔ اور جو کچھ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تظہیر کے لئے کیا ہے اس کو appreciate سمجھنے کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اس ظلم انسان کی فراست کی داد دیتے کہ اس نے کس طرح ایسے گندے مواد کو جماعت احمدیہ اور جماعت کو گھن کی طرح دکھا سکتا تھا۔ حالانکہ اگر یہ ایک دیکھا ہے۔ پھر ایسے گندے مواد کو سینے سے لگا کر جمیر صاحب کے مزے سے اتحاد کی اپیل کس طرح سمجھی ہے۔ جمیر صاحب جماعت احمدیہ کی تنظیم کی مضبوطی کے مترتف ہیں۔ مگر یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی مضبوط تنظیم اس وقت معرض ظهور میں آ سکتی ہے۔ جب اس کو ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی آراغی سے محفوظ رکھا جائے۔ ورنہ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح "مچھل ہٹہ" بنی رہتی جس طرح جمیر صاحب کو ذہنی تجربہ ہے۔

دیباچہ مضبوط تنظیم کے قیام و استحکام کے لیے کیا اصول ہیں۔ وہ جمیر صاحب کتابوں سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں ان کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر جمیر صاحب ان کا مطالعہ آزادانہ کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ جہاں دنیاوی تنظیموں میں "مدارت" لازمی چیز ہے۔ وہاں مذہبی تنظیموں میں "خلافت" لازمی ہے۔ دنیاوی تنظیموں میں صرف قانونی پابندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن روحانی تنظیموں میں وابستہ غلوں سے اولین چیز ہے۔ اس کے بغیر کوئی روحانی تنظیم چل نہیں سکتی۔ اسلامی تاریخ میں خلافت راشدہ اور سلطان ادوار کا باہم موازنہ اس حقیقت پر روشنی ڈال سکتا ہے۔

جہاں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا تعلق ہے۔ خود ساختہ اختلاف عقائد کو نظر انداز کر کے یہ سوچنا ہے کہ جماعت سے جو حصہ علیحدہ ہوا۔ اس کو کس طرح علیحدہ ہوا۔ اور کہاں سے ہوا۔ جب اس کا تعین ہو جائے۔ تو پھر سامانی سے وہ فارمولہ وضع کر سکتے ہیں۔ جس پر عمل کر کے یہ ٹوٹی ہوئی شاخ و دخت سے پھر لگ کر پھول پھل سکتی ہے۔

فقہاء ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میں کوئی نظام طبعاً جماعت میں قائم ہوا۔ دوسرے لفظوں میں دیکھنا ہے۔ کہ جو نظام طبعاً اور اجماعاً قائم ہوا وہ انجمن خلیفۃ المسیح کا نظام تھا جب کہ اب پیغامی بزرگ کہتے ہیں۔ یا نظام خلافت تھا جیسا کہ ہم مانتے ہیں۔ جب علما ایک نظام قائم ہو گیا۔ تو اب کسی دوسرے نظام کے حق میں رہائی کتنے ہی دلائل دینے جا میں سب لا طائل ہوں گے۔ اس نتیجہ کو تسلیم کرنے کے لئے جمیر صاحب کے پاس کیا دلائل ہیں؟ یقیناً کوئی دلیل نہیں۔ اس کے خلاف آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مطابق خلافتی نظام کی یہ بین دلیل ہی ہزاروں دلائل پر بھاری ہے۔ کہ جہاں "انجمن خلیفۃ المسیح" کا نظام اندرونی طور پر سخت مقرر ہے اور بیرونی طور پر بھی سکڑنا جا رہا ہے۔ وہاں خلافتی نظام روز بروز مضبوط سے مضبوط تر بھی ہوتا جا رہا ہے۔ اور دست میں بڑھتا بھی چلا جا رہا ہے۔ اور گاہ بگاہ شاخ تراشی کے باوجود ہو رہا ہے۔ جس طرح ایک پوشار یا خبان دخت پر دخت کو چھانچا ہے تو درخت اور بھی پھیلتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ پھل دیتا ہے

اگر آج سے ہی جمیر صاحب اور میاں محمد صاحب اس سچ پر سوچنا شروع کریں۔ تو یقیناً ان کی اپیل باہم سنجیدہ اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں کیونکہ جب تک الٹا راستہ پر چلے جائے داسے واپس آئی جگہ نہ آئیں گے۔ جہاں سے انہوں نے جداگانہ راستہ اختیار کیا۔ اس وقت تک وہ اس بڑھتے ہوئے قافلہ کو نہیں پاسکتے۔ جو شہر دعا سے ہی سیدھا "خلافت علی" منہاج نبوت کے راستہ پر ہزاروں مشکلات کے مقابلہ میں چلا جا رہا ہے۔ وادارہ۔ اختلاف عقائد محض کھوٹا ہے۔ بہانہ ہے علیحدگی کے جواز کے لئے خود فریب ہے ورنہ آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ فرمایا۔ اگرچہ حضور اقدس کو صاف "نبی" نہیں بلکہ "امتی نبی" کہنا چاہیے نبی کا درجہ بہر حال محدث سے اوپر ہوتا ہے۔ اس لئے نبی محدث اور مجدد بھی ہوتا ہے۔ البتہ امتی نبی کی تشریح میں آپ اختلاف کر سکتے ہیں۔ مگر اس بات کا آپ کو اعتراض کرنا ضروری

(باقی دیکھیں مش پو)

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کی تبلیغی مساعی

ایک سو تین اشخاص کا قبول اسلام تین ہزار سے اندر اذیت کی پیغام حق قرآن پاک اور دیگر اسلامی کتب

کی وسیع استاعت

احمدیہ مہمشن نیا نیا پراونس کی سدا اذیت پورٹ

مرتبہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ٹیلی مبلغ مشرقی افریقہ تبولہ وکالت شیر بلوہ

مذاق کے فضل و احسان سے زبرد پورٹ عرصہ میں ۲۰۱۱ میں سفر کیا گیا اور مختلف علاقوں کے میس کے قریب دور سے کئے گئے جو نیا نیا پراونس کے مشرق مغرب اور شمال و جنوب دور دور مقامات تک کے تھے تین ہزار (۳۰۰۰) سے زائد اشخاص تک ذبانی پیغام حق پہنچا یا گیا۔ اور چار ہزار سے زائد اشتہارات اور کتب سواحلی انگریزی اور ہولڈ (Holla) زبان کے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ پچاس سے مزین مکتوبوں کو جو سکوں اور باہر کے نقیبات میں فروکش ہیں مگر ان سے تعلقات پیدا کئے اور بیچ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ قرآن مجید انگریزی اور سواحلی فروخت کئے گئے۔ اور ڈیڑھ صد شلنگ (۱۵۰/-) کے قریب دوسرا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ ایک سو تین اشخاص افراد داخل سلسلہ بن گئے۔ اذیتین احمدیوں سے اڑھائی سو شلنگ کے قریب چند وصول کیا

نیا نیا پراونس کی وسعت

نیا نیا پراونس ایک بہت بڑا وسیع علاقہ ہے۔ بعض پربتوں اور سطح مرتفع کا علاقہ ہے۔ یہ لوگوں کے ادھر گھر پھیلے ہوئے ہیں اور پورے نیا نیا پراونس کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے اس علاقہ کا نام نیا نیا پراونس رکھا گیا ہے۔ یہ وہاں لوگ اس کو بعض اوقات ایک علاقہ (Area) پر اذیت بھی کہتے ہیں اور وسیع علاقہ میں جا کر تین اذیتین مہمشن کے ساتھ قریب بیچے جاتا ہے۔

دو درجہ جات

زبرد پورٹ عرصہ میں ۲۰۱۱ سے لے کر چار دو سے چھوٹی کے گئے جن میں ہولڈ اسٹیشن کے جیسی اذیتین علاقہ میں کو لٹریچر دیا گیا۔ گاڑیوں میں اور باہر بھی اشتہارات اور کتب دی گئیں۔ اور چھوٹی ٹوکریاں کئے

مذاق میں کو لٹریچر دیا گیا۔ تین دورے کا کام کیا (۲۰۱۱) کے لئے گئے۔ اور ان لوگوں کی مدد کی تھی جہاں کے لئے لٹریچر اور کتب تقسیم کی گئیں اور بیچ گئیں اور ذبانی تبادلہ خیالات کیا گیا۔ دو گھنٹوں مارکیٹ اور کیو سو کا، کے دورے کئے گئے۔ چھ دورے راپور (Rapor) اور انڈینا کئے گئے۔ اور علاوہ لٹریچر تقسیم کرنے اور ذبانی بیچ کرنے اور مزدورین سے ملاقات کرنے کے معنی جاعتوں کی تربیت کا کام بھی کیا گیا۔ ان کو مختلف مسائل سمجھائے، مالی ذبانی کی تحریکات کیں۔ اور نماز اور دینی اسباق دئے گئے

چار دو سے اسیمبلی (Assembly) کے لئے گئے اور اس علاقہ کے بندہ بندہ بیس بیس میل دور تک کے دیہات اور نقیبات کا دورہ کیا گیا۔ لٹریچر تقسیم کرنے اور ملاقاتوں کے علاوہ جاعتوں کی تربیت میں مہمشن دہا خطبات اور ذبانی مساعی بیان کئے گئے اور احمدیوں کو ذبانی اسباق اور نماز کے اسباق دئے گئے سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں احمدی احباب سے مشورہ اور چیف اڈا اس کے عمل سے ملاقات کی۔ اور سامان تعمیر فراہم کرنے کے لئے کوئٹا میں راجہ اور ہمدردی برائیت دی جاتی رہی۔ ایک دو درجہ (۱۵۱۱) کے علاقہ کا کامیابیوں میں بھی علاوہ دیگر امور کا سرانجام دی کے جاعتوں کی تربیت کی کوشش کی گئی۔

کھیتوں میں تبلیغی جدوجہد

مارکیٹ اور زین آبادی، اسٹیشن بند گاہ اور بازاروں میں پھر کر اذیتوں اور اسٹیشن لوگوں کو لٹریچر دیا جاتا رہا۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات اور اسلام کی تعلیم، قرآن کریم کی صداقت اور اسلام اور احمریت کی صداقت وغیرہ معانی پر بحثیں تھیں کی گئی۔ موزوں شہر سے ملتا رہا

تربیت

دوروں میں علاوہ تبلیغی مصروفیتوں کے

اذیتین احمدی احباب کی تربیت کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض کو نماز کے اسباق دئے جاتے ہیں۔ بعض لیسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ بعض قرآن کریم ناظرہ پڑھتے ہیں۔ اور بعض کو آیات کا مطلب بھی سکھایا جاتا ہے غرض ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمان باطن میں بن جائیں۔ سکھوں کے قیام کے دوران میں مختلف پنچوں، نوجوانوں کی مہمشن ہاؤس میں تربیت کی جاتی ہے۔ بعض نماز کے اسباق یاد کرتے ہیں۔ بعض اسلام کے اسباق سواحلی میں پڑھتے ہیں۔ بعض لیسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ نیز روزانہ صبح کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس ہوتا ہے اور نماز میں اہلک میں جمعہ دن عورتوں اور مردوں میں ایک ایک ایک پارہ کا درس دیا جاتا ہے۔ کافی عرصہ تک الزور کو قرآن کریم کا درس ہوتا رہا۔ پھر میرے ہاؤس پر چلے جانے کی وجہ سے بند ہو گیا۔ ایک علاوہ مختلف اوقات میں جماعتی جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً حدیث اسلام اورہ کے اختتام دے دن اچھا ہی دعا سے پہلے دعا کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔ دوران سال ساقیقین کی فتنہ انگریزی کی اطلاع ملنے پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے مسلح ہو کر بڑے اور خلافت حقہ اسلام کے منصب پر فائز ہونے اور خلافت کے ساتھ دہلیسٹی کی ضرورت وغیرہ اہم مسائل پر جلسے ہوئے اور زبرد پورٹ میں پائیا کر کے مرکز سمجھائے گئے۔ پھر حضور سے عہد وفا دہی کا تذکرہ کرنے کے لئے عہد کیا گیا۔ اس میں بھی خلافت کے ساتھ متعلقہ رہنے اور وفاداری دیکھانے کے متعلق تقریر کی۔ پھر اچھے نمونے سے دن ہوئے کو مسلح ہو کر کی پیشگوئی بیان کرنے کے لئے عہد کیا عہدین کے موافق بعض اذیتین احمدیوں کو مسجد میں عہد کی کتاب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔ جن میں سے بعض چالیس سال کی عمر میں تھے اور بعض تین

۱۵۸
عہد کی کتاب کے بعد پاکستانی اور اذیتین احباب سے مل کر کھانا تناول فرمایا۔ عہد لافیم کے موقع پر کھانے کے بعد اذیتوں کو ان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تقریر کی

دیگر مصروفیات

مرکزی اور دیگر مقامات سے آئے مگر خطوط کے جوابات دئے جاتے رہے سلسلہ کے حالات سے واقفیت کے لئے سلسلہ کے اخبارات زیر ملاحظہ رہے

نتائج

ان تمام کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے تکرار بنایا اور اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے محض فضل اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا اذیتوں کی دعاؤں کے نتیجے میں ۱۵۱۱ ایک سو تین اشخاص افراد داخل سلسلہ ہوئے اور ۳۰ شلنگ کا مختلف لٹریچر یعنی قرآن کریم انگریزی، سواحلی اور دیگر انگریزی اور سواحلی کی کتب فروخت ہوا۔ پچاس سے لٹریچر مرکزی دفتر زین سے کافی تعداد میں ملتا رہا۔ اس سال اذیتین احمدی پچھلے سال سے دکان چنہ ادا کر چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کا قدم اعلیٰ اور قربانی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ بعض نوانی کی وجہ سے اچھا تنگ سکول کی عمارت تعمیر نہیں ہو سکی گو خدا کے فضل سے ۱۱۳۰ ملاک سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑھ چکے ہیں۔ اور ایک دو سو جو کم ہیں۔ وہ بھی عتق قریب تیار ہو چکا ہے۔ اور عتق قریب سکول کی عمارت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ و با اللہ التوفیق۔

گذشتہ مئی میں مکرم رئیس التوفیق صاحب نے بامداد محمد اکرم صاحب غازی کی وصیت میں اور مولوی محمد منور صاحب کے ساتھ اس علاقہ کا دورہ کیا۔ اور سکول کے لئے حکم کا انتخاب کر کے تعمیر کے متعلق فیصلہ کیا۔ مکرم غازی صاحب فروری ۱۹۱۱ کا وعدہ کیا۔ بلائک کے لئے تمام سمیٹ دہا وقت تک ہمارا کچھ نہیں۔ جہاں اللہ احباب ان کے گواہوں میں رہنے کے لئے دعا کریں۔ مکرم صاحب جہاں نے فروری ۱۹۱۱ اور نقد وغیرہ کے لئے ہیں اور ہمدردی۔ جہاں اللہ (مختصر) اور عرصہ میں ۲۰۱۱ ام اشتہارات و کتب تقسیم کی گئیں۔ تین ہزار سے زائد اشخاص پیغام حق پہنچا یا گیا۔ ۲۰۱۱ میل سے لے کر ۱۱۳ خطوط کئے۔ رمضان شریف میں ڈو دفعہ قرآن کریم پڑھایا۔ درس حدیث سکول میں تقسیم ہونے کی صورت میں ہمدرد دیا گیا۔ جماعت سے مستعد اہلک اسکے مختلف مسائل کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ منجلیات جمعیہ میں حضرت امیر المؤمنین کے خطبات بھی سنائے گئے۔ اور میں حضور کے خطبات

بہائی شریعت کی حقیقت

یہ شریعت دنیا میں شرک اولاد نسبت پھیلانے کیلئے وضع کی گئی ہے

از مکرم عبد الرشید صاحب ارشد شاہدہ عربی جماعت اہل مدینہ

بہائیت کے علمبرداروں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدائی شریعت نمود باشد ایک فرمود اور پرانی شریعت ہے جو موجودہ ترقی یافتہ دور کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مناسبت سے جاری نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہے بہاؤ اللہ صاحب کی خود ساختہ شریعت کی کتاب "کتاب اقدس" کے مضمون ان کا یہ دعوئے ہے کہ وہ تمام سابقہ شریحوں سے بجا و اعلیٰ اور اتم ہونے کے افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی شریعت کی کتاب ہے جس کے بغیر موجودہ دور میں اصلاح عالم اور تربیت اہم ناموں سے چنانچہ ابو الفضل صاحب بہائی عالم اپنی کتاب "الفرقان" میں لکھتے ہیں "وہ شریعت مقدسہ کہ اصلاح عالم و تقدیم اہم جزیراں معمول و متفقہ نسبت تشریح فرمود کتاب مستجاب اقدس کہ در پانچ ابراست برائے دفع اراغی عالم و مغالطیں اعظم است ہوائے حزب قلوب اہم از قلم اعلیٰ ارشد" (الفرقان ص ۱۱)

ترجمہ: اور شریعت کہ جس کے بغیر عالم کی اصلاح اور امتوں کا متوازن بننا عقل اور تصور میں نہیں آسکتا وہ شریعت ہے جو کتاب اقدس میں بیان ہوئی اور قلم اعلیٰ سے نازل ہوئی ہے یعنی جسے خود سرزمین علی صاحب ذری المقلب بہاؤ اللہ نے تحریر کیا ہے۔ یہ شریعت دنیا کی اراغی کے لئے تریاق ابر اور درجہ بخلوب کے لئے مغالطیں اعظم ہے۔

اس اقتباس میں "قلم اعلیٰ سے نازل" بھی بہاؤ اللہ کی ایجاد کردہ عجیب اصطلاح ہے۔

پھر حال فر فرم بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہل بہاء کے نزدیک اس کتاب میں بہائی شریعت ہی ایک ایسی شریعت ہے جس کے ذریعہ موجودہ دور کے مصلحتی اصلاح ممکن ہے لیکن اب تفریح طلب اس پر یہ ہے کہ آیا فی الواقع یہ دعوئے عقل اور نقل کی مدد سے بھی صحیح ہے یا نہیں؟ اس کے لئے

قارین کرام کی خدمت میں شریعت بہائیت کے بعض اہم و توہین آمیز پیش کئے جاتے ہیں۔ اور فیصلہ قارین پر چھوڑا جاتا ہے کہ آیا فی الحقیقت یہ شریعت موجودہ سماج کی اصلاح اور دفع اراغی دنیا کے لئے تریاق ابر ہے یا دھواں آلودار اور اخلاق فاسدہ کے لئے سم قاتل۔ یہی اور گناہ سے انسان کو روکتی اور اس کا تعلق قلع کرتی ہے؟ یا بیروں اور دیگر گناہوں میں انسان کی حوصلہ افزائی کرتی اور اسے پرہیزگاری کے افواہ شنیع کی لکھا کھینچ دے کہ شرک اولاد نسبت پھیلانا چاہتی ہے۔

سب سے پہلے شرک کو سمجھئے۔ جو کہ گریہ لگا ہوں میں سے بھی سب سے بڑا گناہ ہے اسلام کا سب سے بڑا گناہ نامہ یہ ہے کہ اس نے اگر نبی فرج انسان کو شرک کی اس لعت سے بچائی آزاد کیا۔ جس پر ان صدیوں سے ملتہ جلا آ رہے تھے۔ وہی عرب جو قبل از اسلام سیکڑوں بتوں کے پجاری تھے وہ اسلام کی برکت سے خدا کے دہکے پرستار بدلتا تھے صادق بن گئے۔ انہوں نے اپنے عمل وادارے سے توحید باری تعالیٰ پر اپنے ایمان کی پختگی کا وہ ازہرہ پیش کیا۔ جس کی نظیر دیگر مذاہب میں دیکھنے سے بھی نہیں ملتی۔ میں اس خود ساختہ شریعت بہائیت کا جسے سابقہ شریحوں سے بڑی توحید کے ساتھ افضل قرار دیا جاتا ہے۔ سب سے بڑا گناہ نامہ یہ ہے کہ اس نے اگر دوبارہ انسان کے گلے میں مشرک کا زدن غلط عقائد و رسالت کی ایسی لغتوں کو ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ جس سے قبل از اسلام "جماعت میں بھی انسان بری اور آزاد تھا اس کے ثبوت میں خود بہاؤ اللہ صاحب کا دعوئے اور ان کے بعد ان کے حواس غیبیوں عبد بہاؤ عباسی آخزی اور دیگر اہل بہاء کے عقیدہ اور عمل کو مد نظر رکھتے ہوئے چند اٹھ سولہ بہائی کتب سے ہدیہ احباب کی جاتی ہیں۔

جناب بہاؤ اللہ صاحب اپنی کتاب "اقدس" کے صفحہ ۲۲۵ پر فرماتے ہیں "الذی یظن فی السجین الاعظم اللہ یخافن الاشیاء"

و من جند الاسماء وقد حصرہ البلا یا الاحیاء العالم رائد لہو الاسم الاعظم الذی کا نام لکھنا یعنی ازل الازل ترجمہ: وہ شخص جو خدا کے بڑے قیود میں بوجہ ہے وہ تمام اشیا کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کے اسماء کو ایجاد کر لیا ہے۔ اس نے معینوں کو اپنے اور دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اٹھایا ہے یعنی وہ اسم اعظم ہے جو سمیت پوشیدہ تھا۔ اسی طرح باقی گروہ کو مخاطب کرنے کے لئے فرماتے ہیں۔

"یا ملائک انبیاء خدا فی منزلہ و ہما صلہ" اقدس ص ۲۱۹ ترجمہ: کہ اے انبیا کے سردارو یقیناً باقی شریعت کی کتاب ایمان کو نازل کرنے والا اور بھیجے والا فرما گیا ہے۔ مندرجہ بالا حوالوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب بہاؤ اللہ صاحب کا دعوئے خدا جوئے کا حقاہ اس کے بعد ہم ان کے متبعین کو دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنے قول و کردار سے کیا ثبوت پیش کیا ہے۔

پہلے ان آثار جلد ۱ ص ۳۳-۳۴ میں لکھا ہے کہ دوران سفر میں عبد بہاؤ نے فرمایا "چون برومہ بہاؤک دم مروتاں گزرم و بجمت ہر یک از دوستان رجائے تا مروتہ" کہ جب میں بہاؤ اللہ صاحب کے رومہ مبارک پر پہنچوں گا تو پانچ سو اس کے دروازے پر دو کتب دوستوں کے لئے مدد طلب کروں گا۔

اسی طرح جب عبد بہاؤ صاحب بالیجور میں پہنچے تو وہاں بھی انہوں نے یہی کہا کہ "جب میں ارض مقدسہ (مکہ مکرمہ) میں پہنچوں گا بہاؤ اللہ صاحب کے رومہ مبارک پر سر رکھ کر اپنے ماں بوجھتے ہوئے تم سب کے لئے مدد مانگوں گا" (پہلے اور آثار جلد ۱ ص ۳۶)

پھر لکھتا ہے "یقین امت کہ حضرت بہاؤ اللہ شہادا تا تابد مرقبہ مابد کہ میں عبد بہاؤ یقین رکھتا ہوں کہ حضرت بہاؤ اللہ تم سب کی مدد فرمائیں گے" (پہلے اور آثار جلد ۱ ص ۳۶)

ایک بہائی شاعر فرماتا ہے کہ روح سوئے تو اور دم اسے انا جان وہی زان رو کہ تو در عالم مہودی و سلطانی (دیوان غرض ص ۹)

ایک شاعر لکھتا ہے جو کا مطلب یہ ہے کہ اسے روضہ بہاؤ جو میری سجدہ گاہ ہے تیرے آستانہ کی خاک کے سوا اور کوئی آستانہ نہیں جس کو مخلوق سجدہ کرے۔ پھر لکھتا ہے۔

گردید انبیاء ہر ماہد بہاؤی اولاب اسے سجدہ گاہ گرد ماں روضہ بہاؤ اسے روضہ بہاؤ جو کہ زشتوں کا سجدہ گاہ ہے اگر مجھے اٹھو کر احمہ دیکھ لیتے تو (نور ذہانت) تمام کے تمام اسی ہی پر سجدہ کرتے۔

مرزا حیدر علی اصغری بہائی مشنری اپنی کتاب "بیونہ اندر و کے صفحہ ۲۵۸ پر لکھتے ہیں۔

"کہ زائرین زیارت بطون تغیل و سجدہ علیہ مقدرہ ارض محمودہ و نمازیوں اندر کہ بہاؤ اللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے ہوئے دیتے اور حلاوت کرتے تھے اور اب بھی وہ ایسا کرتے ہیں۔"

الغرض اس قسم کی بیسیوں اہل ہنر ہیں جو سجدہ بہاؤ اللہ سے بہاؤ اللہ صاحب کے دعویٰ اور نسبت کے تاہم میں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن فرمودہ بالا چند امور بطور مشنری اور خود ارادہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ خود بہاؤ اللہ صاحب کا بھی دعویٰ سچا اور یہی آپ کے متبعین کا ایمان اور یقین تھا کہ بہاؤ اللہ صاحب بادی الظہیر تواسان تھے اور اپنے وطن کے لحاظ سے نور ذہانت وہی حقیقی تھا کہ ملکہ اہل روضہ بہاؤ تھے جن کے ذہن سے یہ سارا نظام عالم جلی رہا ہے اور جن کی طرف سے گذشتہ تمام انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے تھے

اب ازل دانش خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک ایسے انسان کو موجودہ پاروں کی خود ساختہ اور نسبت مسیح کی طرح خدا تسلیم کرنا اور اس کی تہ پر سجدہ کرنا اور اس کے مردہ جسم سے مدد طلب کرنا جس نے دیگر ذہنی حیات جانداروں کی طرح ماں کے پیٹ سے جنم یا تھا تمام بشری لوازمات اس میں موجود تھے۔ تمام قسم کی حیوانی ضروریات مثل اکل شرب کا محتاج تھا۔ مدت العمر حکومتوں کے زیر نگران قید و بند کی سختیاں جھینٹا بڑا بالآخر دیکھا ان کی طرح اپنی طبعی موت سے وفات پا گیا۔ یہ شرک اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ (باقی)

اور اسی زکوٰۃ اموال کو برہنہ ہے

تپ دق — ایک مہلک مرض

(۱)

تپ دق کیا ہے ؟

تپ دق ایک ایسا خشک مرض ہے جس کے نام سے ہی اس کی بلائیت کا وہ خوفناک منظر سامنے آجاتا ہے جس سے انسان کا نپ اٹھتا ہے تو زم کو جو ناقابل نقصان اس مرض سے پہنچ رہا ہے اس کا اندازہ ملاحظہ کرنے والوں اور اس مرض میں مبتلا اشخاص کو خوداد سے کرنا چاہئے بلکہ اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کو بیان سے باہر لانی و ذہنی تکلیف ہوتی ہے اور مرے ناؤں میں اکثریت پندہ سے نہیں بس تک کے ذرا ان مردوں اور عورتوں کی بورتی ہے جو ایک قوم کا قیام کربا ہوتے ہیں۔

تپ دق ایک قدرتی مرض ہے جس کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جن کو انگریزی میں *TUBERCLE BACILLUS* کہتے ہیں۔ یہ بیماری جسم کی کسی حصہ میں ہو سکتی ہے مگر عموماً اس کے جراثیم پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس حالت میں بیماری کو پھیپھڑوں کی دق یا انگریزی میں *PULMONARY TUBERCULOSIS* کہا جاتا ہے بیماری کی بہت سے سبب سے زیادہ خطرناک اور چھوٹ سے لگنے والی ہوتی ہے

یہ مرض کیسے پھیلتا ہے ؟

یہ بیماری دنیا کے ہر حصہ کے انسانوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے پھیلانے کا ذمہ دار زیادہ تر مریض ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر مریض کے کھانے پینے، چھینکنے یا سونے سے جراثیم خارج ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے شدت انسانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ مریض کو استعمال شدہ اشیاء یعنی برتن پچھلے کھانا وغیرہ سے بھی بیماری لگنے کا امکان ہوتا ہے مریضوں کا حاجی ہتھوڑا بہت خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ خشک کے موٹے تپے پر اس کے ذرے ہوا میں جاتے ہیں اور جراثیم آلود ہوا میں سانس لینے سے جراثیم پھیپھڑوں میں داخل ہو کر تندرست انسانوں کو بیمار بنا دیتے ہیں۔ اگر انسان کسی اور بیماری کی وجہ سے کمزور ہو یا تنگ ذہن یا ایک مکان میں رہتا ہو۔ غذا مناسب نہ ہو اور ذہن کا ناخوش مزاج ہو تو تندرست مزاج کو بوجھنے کے باعث اس بیماری کا حملہ آسانی سے ہوجاتا ہے۔ لہذا اس سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

تپ دق میں رہا جائے اتنا ہی مرض لگنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ مرض کسی خاندانوں میں چھوٹ کی وجہ سے چلتا رہتا ہے۔ ورنہ ملازمت خود سو روٹی نہیں۔ جب کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔

اس نوب کے علاوہ جانوروں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ گائے کے جس کے دودھ پر بیماری چھوٹی نسل کی رودش کا دارومدار ہے اس مرض کا شکار ہوسکتی ہے۔ دودھ کو بغیر آبا لینے سے اس بیماری کے جراثیم بیماری خوروں کے دودھ سے دہنیے چھوٹے بچوں میں منتقل ہو کر بیماری پیدا کر دیتے ہیں۔ استریوں اور بچڑوں کی دق اکثر اس سے ہوتی ہے

جب دق کے جراثیم کھائیے بدن میں داخل ہوں جس کی دفاعی قوت زائل ہوگئی ہو یا کم ہو تو خون کے سفید ذرات ان کے مقابلے کے لئے ناکافی ہوتے ہیں۔ اور اگر جراثیم بے شمار تعداد میں داخل ہوجائیں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ جبکہ انسان کسی بیماری کے ساتھ مسلسل رہتا ہو تو اس صورت میں بدن حملہ آور جراثیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور بیماری غالب آجاتی ہے۔ وہ چھوٹے بچے جن کی ناپیں پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس مرض کے جلد نگر ہوتے ہیں۔ یعنی ماں سے اس خرد زردگی اور طریقہ خردک کی بدولت ان میں بیماری کے جراثیم بے شمار خوداد میں داخل ہوجاتے ہیں۔ یا تو پھیپھڑے کو یا ناک یا ٹوٹ کر دینے میں یا خون اور دماغ میں سرایت کر کے اس شدت کی بیماری پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ جلد موت سے بھگتا ہوجاتے ہیں۔

جب انسانی جسم توانا اور صحت مند ہو تو اگر جراثیم اس کے اندر داخل بھی ہوجائیں تو اس سے پیشتر کہ وہ نقصان پہنچا ہی نہیں چھید یا کھانسی کے ذریعے باہر آسکتے ہیں اور اگر پیٹ میں پہنچ جائیں تو معدہ کی تیزابیت مانے مادہ سے مر جاتے ہیں۔ اگر جراثیم خون میں مثال ہوجائیں تو خون کے سفید دانے انہیں مار ڈالتے ہیں۔ لیکن اگر ان تمام قدرتی حفاظتی تدابیر سے بچ نکلے تو وہ جسم میں گھوم گھومتے ہیں اور بڑھتے گئے ہیں خاص طور پر پھیپھڑوں کی دق کے علاوہ دیگر جسم کے حصے بھی

ان کا نشان بن سکتے ہیں۔ جسے سرد اور بھلی کے غدود۔ ہڈیاں۔ جود۔ گردے۔ آنکھیں۔ کان اور جلد۔ دق کے جراثیم جب ملغم کے ساتھ پیٹ میں پلے جاتے ہیں تو آنکھوں پر غر حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح زخروہ اور آواز کے آلات بھی ملغم سے جس میں بیماری کے جراثیم ہوں خشک ہوجاتے ہیں اس حالت میں آواز بیماری اور کھجڑی بھجاتی ہے یا بالکل نہیں نکلتی۔

تپ دق قابل علاج ہے

گذشتہ چند سالوں سے تپ دق کے طریقہ علاج میں بہت ترقی ہو چکی ہے۔ اب دقوں سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ مرض پھیپھڑوں کے تمام پانے امراض میں سب سے زیادہ شفا یاب کہلانے کا حق دار ہے صحیح اور مسلسل نگرانی کے علاوہ آرام اچھی غذا اور مرض کی عمدہ دیکھ بھال علاج کے ذریعے میں اشد ضروری امور ہیں۔ عموماً اس مرض کے کسی دوسریوں کی کیفیت کیس نہیں ہوتی۔ اس لئے ڈاکٹری رائے اور مشورہ بہت ضروری ہے۔

موجودہ طریق علاج کے مہار سے تپ دق کا مرض اپنی تندرستی دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کافی امید رکھ سکتا ہے۔ چند سال پہلے اس مرض کو ناقابل علاج تصور کیا جاتا تھا۔ خوش قسمتی سے اب اسے قابل علاج تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جبکہ علاج کے نتائج سے ثابت ہو چکے تپ دق کے مرض سے لوگ رتقا ڈرتے ہیں کہ وہ صحت یاب مریضوں سے بھی دور بھاگتے ہیں حالانکہ ان سے بیماری پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ رویہ ضرورت ان کی ذہنی اذیت کا سبب بن جاتا ہے بلکہ انہیں مہترے میں اپنے صحیح مقام سے بھی محروم کر دیتا ہے۔

علامات

تپ دق کا حملہ آلودہ اور ہی ان اذیت ناک علامات سے شروع ہوتا ہے جو اس کے لئے عموماً ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً کھانسی ملغم بخار۔ کمزوری اور جھوک کی کمی۔ دراصل یہ علامات اس وقت اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب بیماری کافی پرانی اور بڑھ چکی ہو۔ اس خطرناک مرحلہ پر پہنچنے سے بہت پہلے ضد علامت اسے خاطر ہوئی ہیں جو اگرچہ چند دیگر امراض میں بھی پائی جاتی ہیں تاہم انہیں یہ نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور فوراً ڈاکٹر

معاہدہ کرنا چاہئے۔ وہ علامات یہ ہیں۔
 ۱۔ اور بڑھتی ہوئی دق کا مرض میں حسرت
 ۲۔ علامت سے پہچانا جاسکتا ہے۔ کھانسی کا مسلسل ہونا
 ۳۔ شام کا بخار رہنا۔ سوتے ہوئے شدت کا لینا
 ۴۔ جھوک کا نہ لگنا۔ بعد دہر خفیت سی
 ۵۔ حیرت محسوس کرنا۔

۱۶۵

۱۔ اپنی اور بڑھتی ہوئی دق کا مرض میں حسرت
 ۲۔ علامت سے پہچانا جاسکتا ہے۔ کھانسی کا مسلسل ہونا
 ۳۔ شام کا بخار رہنا۔ سوتے ہوئے شدت کا لینا
 ۴۔ جھوک کا نہ لگنا۔ بعد دہر خفیت سی
 ۵۔ حیرت محسوس کرنا۔
 ۶۔ جب یہ مرض بچپان پر ہوتا ہے تو بخار ہر وقت رہنے لگتا ہے۔ کھانا کھانا لیسوار۔ زرد رنگ کا یا سرسبز یا مل ملغم کھانسی کے ذریعے خارج ہوتا ہے اور رتقا خفیت بڑھ جاتا ہے۔ بیمار نہایت کمزور اور دہلا ہوجاتا ہے جھوک دائم ہوجاتی ہے۔ کبھی کبھی خون تپ سے کم یا زیادہ مقدار میں آجاتا ہے جس سے بیماری اور بڑھ کر آگتی ہے۔ اگر بیماری صحت میں پہنچ جائے تو آواز ٹھیکے لگتی ہے اور اگر پیٹ میں ہو جائے تو ٹیٹ میں شدید درد ہوتا ہے اور اسہال شروع ہوجاتے ہیں۔ (دانی)

درخواستہ دعا

(۱) میں نے صرف تین ماہ کے عرصہ میں امتحان مولوی فاضل کی تیاری کی ہے۔
 ۱۵ ماہ حال سے امتحان میں شریک ہوجا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ خداوند بخرد و بخل مجھے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے
 عزیز اور مرزا سید علی علیہ السلام
 (۲) گزشتہ ۱۵ ماہ میں نے منجی فاضل کے امتحان میں شریک ہوجا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ خداوند بخرد و بخل مجھے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے
 (۳) محمد اور مولانا محمد اسماعیل صاحب
 نسر دار صاحب علیہ السلام صلیع منکر کی بہت سخت بیماری میں۔ احباب جماعت دھیماہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ امیر تقی علیہ السلام صاحب کو صحت کاملہ و عافیت عطا فرمائے عبدالحق ناصر
 سید مریضی اصلاح اور شاد جماعت احمدیہ منگری
 (۴) میرا محمد شفیع صاحب ملازم کا کافی ریلوے کے مہاجر و کشتاب قی سے بیمار ہیں اور مولانا ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ امیر تقی علیہ السلام صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
 اور دین خاں لاہور

